72443 ـ فوت شدہ دادا جان كے گھر آكر لوگ وہاں كے پانى سے تبرك حاصل كرتے ہيں

سوال

ميرے ايك دوست كا دادا جن نكالنے ميں معروف تھا، ميرا اعتقاد ہے كہ وہ ان كے ساتھ شريعت اسلاميہ كے مطابق عمل نہيں كرتا تھا واللہ اعلم كيونكہ ميرے دوست نے جو كچھ مجھے بتايا ہے كہ اس كا دادا نماز ادا نہيں كرتا تھا، اور اب اس كے دادا كے فوت ہو جانے كے بعد اس كى رہائش گاہ پر آكر بركت حاصل كرتے ہيں، اور اس گھر كے ايك كونے ميں لگى ہوئى ٹونٹى سے پانى لے كر جاتے ہيں كہ يہ پانى بابركت ہے، اور اس ٹونٹى كے پاس كچھ مال بھى چھوڑ جاتے ہيں.
سوال يہ ہے كہ: ميرے دوست كو آپ كى كيا نصيحت ہے، كيا اسے يہ ٹونٹى ختم كر دينى چاہيے يا وہ كيا كرے، اور كيا اس ٹونٹى كے پاس پڑا ہوا مال اس كے ليے حرام ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

انبياء كے علاوہ كسى اور كے آثار سے تبرك حاصل كرنا جائز نہيں چاہے صالحين كا تبرك ہو يا طالحين كا، اللہ تعالى سے عافيت كے طلبگار ہيں، ليكن پھر لوگوں كا ايسے شخص سے تبرك حاصل كرنا جو بے نماز ہو شديد جہالت اور عظيم غفلت كى نشانى ہے، اور اس بات كى دليل ہے كہ لوگوں كو گمراہى سے نجات دلانے كے ليے صحيح عقيدہ كى تعليم دينے كى ضرورت ہے.

انبياء كے علاوہ كسى اور شخص كے آثار سے تبرك حاصل نہ كرنے كى دليل يہ ہے كہ: نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے كسى بھى صحابى سے منقول نہيں كہ كسى نے ابو بكر صديق، يا عمر فاروق، يا كسى اور صحابى سے تبرك حاصل كيا ہو، اور اگر اس ميں كوئى بھلائى اور خير ہوتى تو وہ لوگ اس ميں سبقت لے جاتے.

شاطبى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى موت كے بعد صحابہ كرام ميں سے كسى ايك كے سے بھى يہ چيز ثابت نہيں، حالانكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنى امت ميں اپنے بعد ابو بكر صديق رضى اللہ تعالى عنہ جو كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ كے خليفہ بھى تھے سے افضل كسى اور كو نہيں چھوڑا، اور ان كے ساتھ اس طرح كى كوئى چيز نہيں كى گئى،

اور نہ ہی عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ، جو کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد افضل شخص تھے، اور پھر اسی طرح ان کے بعد عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اور پھر ان کے بعد علی رضی اللہ تعالی عنہ کی افضلیت ہے، اور ان کے بعد باقی سب صحابہ کرام جن سے افضل امت میں اور کوئی شخص نہیں.

پھر کسی صحیح اور معروف طریق سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان میں سے کسی ایک نے بھی کسی بھی طریقہ سے ان سے تبرک حاصل کیا ہو، بلکہ انہوں نے تو افعال اور اقوال اور سیرت جس پر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی کی اس پر ہی اقتصار کیا تو اس طرح یہ ان سب اشیاء کو ترک کرنے پر ان کا اجماع ہوا " انتہی.

ماخوذ از: الاعتصام (1 / 482).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کے علاوہ کسی بھی شخص کے آثار سے تبرک حاصل نہیں کیا جا سکتا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی ان کے آثار سے تبرک حاصل کیا جاسکتا ہے، اسی طرح اگر ان کے کوئی آثار باقی ہوں تو ان کی وفات کے بعد بھی ان سے تبرک حاصل کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس چاندی کا ایک برتن تھا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ایک بال مبارک تھے جس سے مریض کا علاج کیا جاتا تھا، جب کوئی مریض آتا تو ان بالوں پر پانی ڈال کر اسے حرکت دیے کر مریض کو پانی دیتی تھیں.

لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کی تھوک، یا پسینہ، یا کپڑے، یا کسی اور چیز سے تبرک حاصل کرنا جائز نہیں، بلکہ یہ حرام اور شرک کی ایک قسم ہے " انتہی.

ماخوذ از: مجموع الفتاوی (2 / 107).

دوم:

آپ کے دوست پر دو چیزوں پر عمل کرنا ضروری اور واجب ہے:

پہلی:

وہ لوگوں کو اس ممنوع تبرک سے بچنے کا کہے، اگر وہ اس کی استطاعت اور بہتر طریقہ اختیار کر سکتا ہو، وگرنہ وہ اس سلسلے میں اہل علم سے معاونت لے سکتا ہے تا کہ وہ لوگوں کو حق کی راہنمائی کریں، اور انہیں صحیح چیز بتائے اور غلط اور فاسد قسم کے اعتقادات سے بچائے جو انہیں شرک و بدعت کی طرف لے جانے کا باعث ہوں.

دوسری:

وہ یا تو اس ٹونٹی کو ختم کر کے یا پھر اس کا پانی بند کر کے اس سے چھٹکارا حاصل کرے، اور اس سلسلے میں اس کے لیے عمر رضی اللہ تعالی عنہ قدوہ اور نمونہ ہیں جب انہیں علم ہوا کہ حدیبیہ کے مقام پر موجود درخت کے قریب لوگ نماز ادا کرنے لگے ہیں تو انہوں نے اس درخت کو ہی کٹوا دیا.

شاطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اور ابن وضاح کہتے ہیں کہ میں نے اہل طرطوس کے مفتی عیسی بن یونس سے سنا وہ بیان کہہ رہے تھے کہ:

" عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس درخت کو کاٹنے کا حکم جاری کیا جس کے نیچے بیٹھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کی تھی؛ کیونکہ لوگ وہاں جاکر اس درخت کے نیچے نماز ادا کرنے لگے تو انہیں فتنہ کا خدشہ لاحق ہوا " انتہی.

ماخوذ از: الاعتصام بالكتاب والسنة (1 / 448).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ابن سعد کے ہاں صحیح سند کے ساتھ نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو علم ہوا کہ کچھ لوگ جا کر درخت کے نیچے نماز ادا کرتے ہیں تو انہوں نے انہیں وعید پلائی اور پھر اس درخت کو کاٹنے کا حکم جاری کر دیا " انتہی.

فتح الباری (7 / 513).

سوم:

جو مال وہ یہاں سے حاصل کر چکا ہے اس میں تو کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ وہ ایسا مال ہے جو لوگوں نے اپنی رضامندی سے خرچ کیا ہے، اور اس کا کوئی مالك نہيں تو اسطرح اس کے لیے وہ مال لینا جائز ہوا، لیکن اس کے لیے یہ مال حاصل کرنے کے لیے اس برائی کا انکار نہ کرنا اور اسے برقرار رکھنا جائز نہیں، بلکہ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اسے وہی کرنا لازم ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے اس برائی کی وضاحت اور بیان کرے اور اسے ختم کر دے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں اولیاء اور صالحین کے لیے نذر مانی گئی اشیاء سے استفادہ کرنے کے متعلق درج ہے:

.... اور اگر اولیاء اور صالحین کے لیے نذر مانی ہوئی اشیاء ذبح کردہ جانور کے علاوہ کچھ اور ہوں مثلا روٹی،

کھجور، چنے، حلوہ اور مٹھائی وغیرہ جیسے کھانے کی حلت ذبح پر موقوف نہیں ہوتی، اس لیے لوگوں میں اس کی تقسیم نہیں کرنی چاہیے کیونکہ ایسا کرنے میں اس بدعت کی ترویج اور نشر واشاعت، اور اس شرك میں مشارکت اور اس کے اقرار میں شامل ہوتی ہے.

لیکن یہ اس کے حکم میں آتی ہے جس سے مالك نے اعراض کر کے اسے چھوڑ دیا ہے کہ جو چاہے اسے لے جائے، تو اس لیے جو بھی اسے جائے اس پر کوئی حرج نہیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (23 / 227).

واللہ اعلم .